47682 ـ سر اور راگ كے ساتھ اذان كہنے كا حكم

سوال

كيا راگ لگا كر اذان كہنى جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اذان ميں اس طرح راگ لگانا مكروہ ہے كہ حروف كو اتنا لمبا كرديا جائے وہ اپنى اصل سے نكل جائے، اور اس ميں طرب پيدا ہو جائے، يہ اس صورت ميں ہے جب اس كا معنى نہ بدلے، ليكن ايسا كرنے سے اگر معنى ميں تبديلى ہو جائے تو حرام ہو گا، اور يہ اذان صحيح نہ ہو گى.

ابن ابى شيبہ نے روايت كيا ہے كہ:

ايك مؤذن راگ اور سر لگا كر اذان كہى تو عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ كہنے لگے:

سيدھى سادھى اور آرام سے اذان كہو، وگرنہ ہم سے دور ہو جاؤ "

مصنف ابن ابى شيبہ (259).

سمحا كا معنى يہ ہے كہ سر اور راگ مت لگاؤ، اسمع و سمح و سامع اس وقت كہا جاتا ہے جب كسى معاملہ ميں آسانى كرے.

ديكھيں: المغرب فى لغۃ الفقہ لابى المكارم المطرزى الحنفى (234).

اور " المدونۃ " ميں ہے:

" مالك رحمہ اللہ تعالى اذان ميں سر اور راگ لگانا بہت شديد مكروہ سمجھتے تھے " اھـ

ديكھيں: المدونۃ (1 / 159).

اور كتاب الام ميں امام شافعى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" میں اذان ترتیل اور تبیین پسند کرتا ہوں، کلام میں نہ تو تمدید (یعنی لمبا کرنا) ہو اور نہ ہی جلد بازی و عجلت " اھـ

دیکھیں: الام (1 / 107).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں ہے:

فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ اذان کھینچ کر لمبی کرنی، اور لہك لہك اور راگ و سر لگا کر اذان دینی، اور شروع یا آخر میں حرکت یا حرف یا مد وغیرہ کو لمبا اور زیادہ کر کے طرب کے ساتھ اذان کہنی مکروہ اور خشوع اور وقار کے منافی ہے.

اور اگر راگ و سر اتنا فحش اور غلط ہو کہ اس سے معنی میں خلل پیدا ہوتا ہو تو بغیر کسی اختلاف کے ایسا کرنا حرام ہے، کیونکہ روایت کیا جاتا ہے کہ ایك شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہنے لگا: میں آپ سے اللہ تعالی کے لیے محبت کرتا ہوں، تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے:

میں اللہ تعالی کے لیے تجھ سے ناراض ہوں اور تجھ سے بغض رکھتا ہوں، تم اذان میں راگ اور سر لگاتے ہو.

حماد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: یعنی طرب کے ساتھ لہك لہك کر اذان دیتا تھا. اھـ

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (6 / 12).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی لحن کے ساتھ اذان دینے والے کے متعلق کہتے ہیں:

(یعنی جو طرب کے ساتھ اذان کہے گویا کہ گانے کے الفاظ کھینچ رہا ہے یہ اذان تو ہو جائیگی لیکن مکروہ ہے)

اور ان کا کہنا ہے: (لیکن لحن - جو کہ عربی قواعد کے مخالف ہو - کی دو قسمیں ہیں:

ایك قسم تو ایسی ہے جس کے ساتھ اذان صحیح نہیں، وہ قسم جس کے ساتھ معنی بدل جائے)

اور ایك قسم جس کے ساتھ اذان تو صحیح ہے لیکن مکروہ ہے، یہ وہ قسم ہے جس کے ساتھ معنی تبدیل نہیں ہوتا، چنانچہ اگر مؤذن " اللہ اکبار " کہے تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ اس سے معنی بدل جاتا ہے، کیونکہ اکبار کبر کی جمع ہے، جس طرح اسباب سبب کی جمع، اور یہ طبل ہے) انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 62).

اور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اذان میں مطلوبہ مد سے زائد نہیں کھنچنا چاہیے، اور اگر اس سے معنی بدل جائے تو اذان باطل ہو جائیگی، اور حروف مد کو لازم مد سے زیادہ نہیں کھینچنا چاہیے، حتی کہ اگر حرکات کو کھینچا جائے اور اس سے معنی بدل جائے تو صحیح نہیں، وگرنہ مکروہ ہے). انتہی

ماخوذ از: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (2 / 125).

حاصل یہ ہوا کہ: اذان میں سر اور راگ لگانا مکروہ ہے، اور بعض اوقات اذان کو باطل بھی کر دیتا ہے، یعنی اگر معنی تبدیل ہو جائے تو باطل ہو گی.

واللہ اعلم .